Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
August 10, 2025

A Research and Analytical Study of Jurisprudential and Contemporary Laws Regarding Punishment for Insulting Religious Rituals

مذہبی شعائر کی توہین پر سزا سے متعلق فقہی و عصری قوانین کا تحقیقی و تجزیاتی مطالعہ

Hafiz Abrar Ahmed
PhD Scholar, Department of Islamic Studies
The Islamia University of Bahawalpur
Email: alviabrar5@gmail.com

Dr Muhammad Muavia Khan
Assistant Professor, Department of Islamic Studies
The Islamia University of Bahawalpur (Rahim Yar Khan Campus)
Email: muavia.khan@iub.edu.pk

Abstract

Islam is a universal religion that covers all areas of human life, including faith, worship, ethics, economy, politics, and society. Its identity is linked to certain special symbols and practices, which the Qur'an calls Shaʿāʾir Allah (symbols of God). These symbols form the core principles of the religion.

In Islamic law, disrespect of these symbols is not only a moral wrongdoing but is also treated as clear disbelief. Because of this, different Islamic schools of thought have issued rulings that include punishments such as the death penalty or other penalties, depending on the severity of the act.

If a non-Muslim under protection (dhimmi) commits such disrespect, it is considered a breach of their agreement, ending their protected status and allowing legal action under Islamic law. Islam teaches both Muslims and non-Muslims to respect these symbols.

Pakistan's laws also reflect this principle. Disrespect toward Islamic symbols is a criminal act, and insulting the religious feelings or sacred figures of non-Muslim minorities is also punishable. Sections 295-A and 298 of the Pakistan Penal Code

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
August 10, 2025

protect the sanctity of all religions.

Keywords: Islam, Pakistan, Islamic Law, Punishment, Human, Symbols

اسلام ایک آفاقی مذہب ہے جو عقائد، عبادات، اخلاق، معیشت، سیاست اور معاشرت سمیت انسانی زندگی کے ہر پہلو پر محیط ہے۔ اس نظام کی ظاہری اور باطنی شناخت بعض مخصوص علامات اور مظاہر سے جڑی ہوئی ہے، جنہیں قرآن مجید نے "شعائر اللہ" کا لقب عطا کیا ہے۔ یہ شعائر در اصل اس دین کی نظریاتی اساس اور عملی تمثیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان میں درج ذیل کو نمایاں تقدیسی اہمیت حاصل ہے:

قرآن مجید	پیغمبر محمد ﷺ و دیگر انبیاء کرام	صحابہ کرام
بیت اللہ	نماز	دیگر شعائر اسلامی

شامل ہیں جن کی حرمت و تقدیس امتِ مسلمہ کے لیے محض دینی غیرت کا تقاضا نہیں بلکہ ایک ایمانی اور فقہی فریضہ ہے۔

فقہ اسلامی میں ان شعائر کی توہین استہزاء صرف اخلاقی جرم نہیں بلکہ شرعی طور پر صریح کفر یا ارتداد کے زمرے میں آتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہِ اسلامی میں شعائر کی توہین پر فتاوی جات موجود ہیں جن میں جرم کی نوعیت کو مد نظر رکھتے ہوئے سزائے موت اور تعزیر کے احکامات شامل ہے۔

اسی طرح اگر کوئی غیر مسلم ذمی ایسا کرے تو فقہی اصطلاح میں نقض عہد کے اصول کو مد نظر رکھتے ہوئے اس کے ذمی معاہدے کی حیثیت ختم ہو جاتی ہے جس کے بعد اس کے خلاف شرعی اقدام کی گنجائش پیدا ہو جاتی ہے۔ اسلامی تعلیمات جہاں مسلمانوں کو شعائرِ اسلام کی حرمت کا پابند بناتی ہیں، وہیں دیگر مذاہب کے مقدسات کے احترام کا حکم بھی دیتی ہیں۔ قرآن مجید میں واضح ارشاد ہے:

"وَلَا تَسُبُّوا الَّذِينَ يَدْعُونَ مِن دُونِ اللهِ فَيَسُبُّوا اللهَ عَدْوًا بِغَيْرِ عِلْمٍ[i] "

اور جنہیں یہ لوگ اللہ کے سوا پکارتے ہیں، تم انہیں گالیاں مت دو، ورنہ وہ جہالت سے دشمنی کرتے ہوئے اللہ کو گالیاں دیں گے۔ یعنی اور ان (معبودوں) کو برا نہ کہو جنہیں وہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں، ورنہ وہ بھی اللہ کی شان میں نادانستہ گستاخی کریں گے۔"

اس آیت سے یہ اصول مفہوم ہو رہا کہ غیر مسلموں کے مذہبی شعائر جو تقدیسی اہمیت کے حامل ہیں ان کی توہین بھی منع ہے تا کہ مذہبی اشتعال اور فتنے سے بچا جا سکے۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 10, 2025

اسی اصول کی جھلک پاکستان کے آئینی اور قانونی نظام میں بھی نظر آتی ہے جہاں نہ صرف اسلامی شعائر کی توہین قابل تعزیر جرم ہے، بلکہ غیر مسلم اقلیتوں کے مذہبی جذبات اور مقدس شخصیات کی توہین کو بھی مجرمانہ عمل قرار دیا گیا ہے۔ تعزیراتِ پاکستان کی دفعہ 295 A-اور دفعہ 298 میں واضح طور پر تمام مذاہب کے مقدسات کے احترام کو قانونی تحفظ فراہم کیا گیا ہے۔ ذیل میں ان فقہی و قانونی آراء کو دو بنیادی پہلوؤں کے تحت منظم انداز میں پیش کیا جاتا ہے:

- اگر توہین کا ارتکاب مسلمان کرے تو فقہی و قانونی حکم کیا ہے۔
- اگر یہی توہین کسی غیر مسلم کی طرف سے ہو تو اس کے متعلق شریعت اور قانون کا رویہ کیا ہے۔

بعد ازاں پاکستان کے موجودہ قانونی نظام میں ان احکام کی عملی تطبیق کو بھی پیش کیا جائے گا تاکہ یہ واضح ہو سکے کہ اسلامی فقہ اور پاکستانی قانون کس حد تک ہم آہنگ ہیں اور کہاں مزید قانونی یا علمی اصلاح کی ضرورت ہے۔

اسلامی جمہوریہ پاکستان جو آئینی طور پر ایک نظریاتی اسلامی ریاست ہے اس نے بھی شعائرِ اسلامی و دیگر مذاہب کے شعائر و مقدسات کے احترام کو قانونی تحفظ فراہم کیا ہے۔ تعزیراتِ پاکستان میں شامل دفعات 295 تا 298 کے تحت شعائرِ اسلام، خاص طور پر قرآنِ مجید، نبی کریم ﷺ، صحابہؓ اور اہلِ بیتؓ کی توہین کو قابلِ تعزیر جرم قرار دیا گیا ہے، جس کی سزائیں بعض صورتوں میں سزائے موت تک جا پہنچتی ہیں۔ ذیل میں شعائر کی توہین پر مستند فتاوی کی روشنی میں ان کے احکام کو ذکر کیا جاتا ہے:

قرآن مجید کی توہین کے مرتکب کا فقہی و قانونی حکم:

قرآن مجید دینِ اسلام کی بنیاد اور سب سے مقدس کتاب ہے۔ اس کی حرمت و عظمت کا دفاع ہر مسلمان پر واجب ہے۔ فقہ اسلامی خصوصاً فقہ حنفی میں قرآن کی توہین کو انتہائی سنگین جرم بلکہ بعض صورتوں میں صریح کفر قرار دیا گیا ہے۔ اس جرم کا ارتکاب اگر مسلمان کرے تو وہ مرتد کہلاتا ہے، اور اگر کوئی غیر مسلم ذمی ایسا کرے تو اس کا عہدِ ذمہ باطل ہو جاتا ہے:

فقہ حنفی میں قرآن مجید کی توہین کے مرتکب کا حکم:

فقہ حنفی کے معتبر فتوی کی کتاب فتاوی ہندیہ میں مندرج ہے:

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 10, 2025

إِذَا أَنْكَرَ الرَّجُلُ آيَةً مِنْ الْقُرْآنِ، أَوْ تَسَخَّرَ بِآيَةٍ مِنْ الْقُرْآنِ وَفِي الْخِزَانَةِ، أَوْ عَابَ كَفَرَ[ii]

اگر کسی شخص نے قرآن کی کوئی آیت کا انکار کیا، یا قرآن کی کسی آیت کا مذاق اڑایا، یا اس پر عیب لگایا، تو وہ کافر ہو گیا۔

فقہ شافعی میں قرآن مجید کی توہین کے مرتکب کا حکم:

فقہ شافعی کی معتبر فتوی کی کتاب شرح المہذب میں مندرج ہے:

"أَجْمَعَتْ الْأُمَّةُ عَلَى وُجُوبِ تَعْظِيمِ الْقُرْآنِ عَلَى الاطلاق وتنزيهه وصيانته واجمعو عَلَى أَنَّ مَنْ جَحَدَ مِنْهُ حَرْفًا مُجْمَعًا عَلَيْهِ أَوْ زَادَ حَرْفًا لَمْ يَقْرَأْ بِهِ أَحَدٌ وَهُوَ عَالِمٌ بِذَلِكَ فَهُوَ كَافِرٌ: وَأَجْمَعُوا على ان من استخف بالقرآن أو بشئ مِنْهُ أَوْ بِالْمُصْحَفِ أَوْ أَلْقَاهُ فِي قَاذُورَةٍ أو كذب بشئ مِمَّا جَاءَ بِهِ مِنْ حُكْمٍ أَوْ خَبَرٍ أَوْ نَفَى مَا أَثْبَتَهُ أَوْ أَثْبَتَ مَا نفاه أو شك في شئ مِنْ ذَلِكَ وَهُوَ عَالِمٌ بِهِ كَفَرَ: وَيَحْرُمُ تَفْسِيرُهُ بِغَيْرِ عِلْمٍ وَالْكَلَامُ فِي مَعَانِيهِ لِمَنْ لَيْسَ مِنْ أَهْلِهِ وَهَذَا مُجْمَعٌ عَلَيْهِ: وَأَمَّا تَفْسِيرُ الْعُلَمَاءِ فَحَسَنٌ بِالْإِجْمَاعِ: وَيَحْرُم الْمِرَاءُ فِيهِ"۔[iii]

امت کا اس بات پر اجماع ہے کہ قرآن مجید کی تعظیم، پاکیزگی اور حفاظت ہر حال میں واجب ہے۔ نیز اس پر بھی اجماع ہے کہ جو شخص قرآن کے کسی ایسے حرف کا انکار کرے جس پر مسلمانوں کا اجماع ہو یا ایسا حرف اس میں شامل کرے جسے کسی نے بھی تلاوت میں نقل نہ کیا ہو، اور وہ جان بوجھ کر ایسا کرے، تو وہ یقینی طور پر کفر کا مرتکب ہے۔ اسی طرح یہ بھی طے شدہ بات ہے کہ جو شخص قرآن، اس کے کسی جز، یا مکمل مصحف کی توہین کرے، یا اسے گندگی میں پھینکے، یا قرآن کے کسی حکم یا خبر کو جھٹلائے، یا جس چیز کو قرآن نے ثابت کیا ہو اس کا انکار کرے، یا جسے قرآن نے رد کیا ہو اسے تسلیم کرے، یا کسی ایسے معاملے میں شک کرے اور وہ ان امور کی حقیقت سے واقف بھی ہو، تو وہ بھی کافر شمار ہو گا۔ مزید یہ کہ بغیر علم کے قرآن کی تفسیر کرنا یا اس کے معانی میں بات کرنا ان لوگوں کے لیے حرام ہے جو اس کے اہل نہیں ہیں، اور اس بات پر بھی اجماع ہے۔ البتہ علماء کی جانب سے تفسیر کرنا متفقہ طور پر پسندیدہ ہے، جبکہ قرآن میں جھگڑنا (مراء) حرام ہے۔

فقہ حنبلی میں قرآن مجید کی توہین کے مرتکب کا حکم:

فقہ حنبلی کی معتبر فتوی کی کتاب مجموع الفتاوی میں مندرج ہے:

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 10, 2025

وَقَدْ اتَّفَقَ الْمُسْلِمُونَ عَلَى أَنَّ مَنْ اسْتَخَفَّ بِالْمُصْحَفِ مِثْلَ أَنْ يُلْقِيَهُ فِي الْحُشِّ أَوْ يَرْكُضَهُ بِرِجْلِهِ إهَانَةً لَهُ إنَّهُ كَافِرٌ مُبَاحُ الدَّمِ.iv

تمام مسلمانوں کااس بات پر اجماع ہے کہ جو شخص قرآنِ مجید کی توہین کرے مثلاً اسے بیت الخلاء میں پھینک دے، یا توہین کرتے ہوئے اسے پاؤں سے روند ڈالے تو ایسا شخص یقینی طور پر کافر ہے،اور اس کا خون مباح ہے۔

فقہ مالکی میں قرآن مجید کی توہین کے مرتکب کا حکم:

فقہ مالکی کے معتبر فتوی کی کتاب "الشرح الکبیر وحاشیہ الدسوقی" میں مندرج ہے:

"وَيَسْتَلْزِمُهُ اسْتِلْزَامًا بَيِّنًا (كَإِلْقَاءِ مُصْحَفٍ بِقَذَرٍ) وَلَوْ طَاهِرًا كَبُصَاقٍ أَوْ تَلْطِيخِهِ بِهِ وَالْمُرَادُ بِالْمُصْحَفِ مَا فِيهِ قُرْآنٌ وَلَوْ كَلِمَةً"۔v

اور یہ عمل واضح طور پر کفر کو لازم کرتا ہے، جیسا کہ مصحف (قرآن) کو کسی نجاست میں پھینک دینا خواہ وہ نجاست بظاہر پاک ہو، جیسے تھوک یا مصحف کو اس سے آلودہ کرنا۔ یہاں مصحف سے مراد وہ ہر چیز ہے جس میں قرآن کا کچھ بھی لکھا ہو، چاہے صرف ایک ہی لفظ کیوں نہ ہو۔

درج بالا چاروں فقہی مکاتب کے نزدیک قرآن کی دانستہ توہین کفر اور قتل کے جواز کا سبب ہے۔ ہر مکتبِ فکر قرآن کی ایک آیت، ایک لفظ یا اس کے ظاہری جسم (مصحف) کی بے ادبی کو تحقیر تصور کرتا ہے۔

درج بالا فتاوی اس بات پر بین دلیل ہیں کہ اسلامی فقہ کا ایک ناقابل تردید اصول ہے کہ قرآن مجید نہ صرف اللہ تعالیٰ کا کلام ہے بلکہ اس کی تعظیم و ادب امت مسلمہ پر فرضِ عین ہے۔ حنفی، شافعی، مالکی اور حنبلی چاروں مکاتبِ فکر کے نزدیک قرآن کی دانستہ توہین کفرِ صریح اور ارتداد کا سبب ہے۔ شیخ الاسلام احمد بن حلیم المعروف بابن تیمیہؒ کا فتویٰ (مجموع الفتاویٰ) اس امر پر اجماع کی نمائندگی کرتا ہے کہ اگر کوئی شخص قرآن کو تحقیر کی نیت سے پھینکے، روندے یا آلودہ کرے تو وہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے اور اس کا خون مباح سمجھا جاتا ہے۔ اسی طرح فقہ مالکیہ کے جلیل القدر عالم امام دسوقیؒ نے "حاشیۃ الدسوقی" میں وضاحت کی ہے کہ قرآن کو نجاست یا تھوک سے آلودہ کرنا اگرچہ وہ پاک ہو کفر کے مترادف ہے، کیونکہ یہ تحقیر کے واضح اظہار پر مبنی ہے۔

شافعی اور حنبلی فتاوی بھی یہی مؤقف رکھتے ہیں کہ قرآن مجید کی کسی بھی شکل میں اہانت، چاہے وہ لفظی ہو یا جسمانی، اگر عمداً ہو تو وہ کفر اور ارتداد کا موجب ہے۔ قرآن کو زمین پر پھینک دینا، بے توجہی سے چھوڑ دینا، یا دانستہ طور پر اس کا مذاق اُڑانا ایسے افعال میں شامل ہیں جو تمام مکاتب کے نزدیک ناقابل قبول

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 10, 2025

ہیں۔

ذمی کی جانب سے توہین قرآن کی صورت میں حکم:

اسی طرح اگر ذمی کی جانب سے قرآن مجید کی توہین کا ارتکاب ہوا ہو تو اس کا عہد ختم ہو جاتا ہے اور اس پر سزا مرتب کی جاتی ہے۔

علامہ محمد بن ابو بکر المعروف بابن القیم اپنی کتاب "احکام اہل الذمہ" میں فقہاء کرام کی آراء کے تناظر میں رقمطراز ہیں:

وأما ما فيه إدخال غضاضة ونقص على الإسلام . وهو ذكر الله وكتابه ودينه ورسوله بما لا ينبغي . فإنه ينقض العهد، نص عليه"[vi]

اسی طرح وہ افعال بھی عہد کو توڑ دیتے ہیں جن میں اسلام کو اہانت یا کمزوری کا نشانہ بنایا جائے جیسے اللہ تعالیٰ، اُس کی کتاب، اُس کے دین یا اُس کے رسول ﷺ کا ایسا ذکر کرنا جو ان کی شان کے لائق نہ ہو، اس بارے میں امام احمد بن حنبلؒ کی صریح نص بھی موجود ہے۔

درج بالا میں ذمی کا اس صورتحال میں عہد ختم ہو جاتا ہے تو عہد ختم ہونے کی صورت میں اس کو ریاست کے قانون کے تحت سزا دی جائے گی ریاستی قانون آگے مندرج کیا جائے گا۔

موصوف نے اس بابت حنفی فقہاء کا اصول بھی واضح کیا کہ ان کے نزدیک ذمی کا عہد اس توہین کی صورت میں ختم نہیں ہوتا البتہ اس کو سیاسۃ صوابدیدِ قاضی کی بناء پر قتل کیا جاسکتا ہے.

توہین قرآن کے بارے پاکستان کے قانون تعزیرات پاکستان دفعہ 296-B کے مطابق:

"PPC Section 295-B: Defiling, etc., of Holy Qur'an:
Whoever willfully defiles, damages or desecrates a copy of the Holy Qur'an or of an extract therefrom or uses it in any derogatory manner or for any unlawful purpose shall be punishable with imprisonment for life."[vii]

جو شخص عمداً قرآن مجید کے کسی نسخے یا اس کے کسی اقتباس کی بے حرمتی کرے، نقصان پہنچائے، یا اس کے ساتھ کسی توہین آمیز انداز میں پیش آئے یا اسے کسی ناجائز اور غیر قانونی مقصد کے لیے استعمال کرے اسے تاعمر قید کی سزا دی جائے گی۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 10, 2025

درج بالا فقہی اور قانونی رہنمائی کے تناظر میں اگر دیکھا جائے تو ٹیکنالوجی اور میڈیا کے موجودہ دور میں قرآن کی توہین کی شکلیں محدود نہیں رہیں، مثلاً:

- سوشل میڈیا پر قرآن کے نسخوں کو جلانے کی ویڈیوز اپ لوڈ کرنا
- قرآن کی آیات کو سیاق وسباق سے ہٹا کر طنز و تمسخر کا نشانہ بنانا
- فلموں یا کارٹونز میں آیات کا تمسخر
- آن لائن پلیٹ فارمز پر قرآن کو غلط ترجمہ یا تنقید کا نشانہ بنانا

ایسی تمام صورتیں فقہی طور پر بھی استخفاف اور استہزاء کے زمرے میں آتی ہیں، اور شریعت اسلامیہ ان پر تعزیر یا حد کی صورت میں سخت سزا کا حکم دیتی ہے۔ پاکستان کے آئین و قانون میں قرآن کی توہین کو ناقابل ضمانت اور ناقابل معافی جرم قرار دیا گیا ہے جس میں واضح طور پر کہا گیا ہے کہ جو شخص قرآنِ مجید کو نقصان پہنچائے یا کسی توہین آمیز انداز میں استعمال کرے چاہے وہ کسی بھی ذریعہ سے یہ ارتکاب کرے اسے عمر قید دی جائے گی۔

اسی طرح اسلامی فقہ کا عمومی مزاج اس بات پر متفق ہے کہ اللہ تعالیٰ، قرآن کریم، رسول اکرم ﷺ اور شعائر اسلام کی حرمت کو پامال کرنا محض اخلاقی جرم نہیں بلکہ دینی، قانونی اور سماجی سطح پر سنگین ترین تجاوز ہے، خواہ یہ جرم کسی مسلمان سے سرزد ہو یا ذمی (غیر مسلم شہری) سے۔

اگر مسلمان قرآن یا شعائر کی توہین کرے فقہاء اربعہ اس بات پر متفق ہیں کہ اگر کوئی مسلمان شعائر اسلام، قرآن مجید یا رسول اکرم ﷺ کی گستاخی کرے، تو یہ ارتداد (اسلام سے کھلا خروج) ہے، اور اس پر سزائے موت واجب ہو جاتی ہے، بشرطیکہ وہ دانستہ علانیہ اور اصرار کے ساتھ یہ عمل کرے۔ یہ حکم قرآن وسنت، اجماعِ صحابہ، اور فتاویٰ فقہاء کے مضبوط اصولوں پر قائم ہے۔

اور اگر ذمی کی جانب سے قرآن مجید کی توہین کا ارتکاب ہو تو یہاں فقہائے اربعہ کا موقف قدرے مختلف مگر اصولی طور پر متفق ہے کہ فقہ مالکی، شافعی اور حنبلی کے نزدیک اگر قرآن کی توہین کرے تو اس کا عہدِ ذمہ باطل ہو جاتا ہے اور اس پر قتل واجب ہوتا ہے خواہ وہ علانیہ ہو یا خفیہ، اور اس سے توبہ کا موقع بھی نہیں دیا جاتا۔

فقہ حنفی کا موقف اس معاملے میں ذرا متوازن اور سیاسی پہلو پر مبنی ہے۔ ان کے نزدیک صرف ایک فرد کی توہین سے معاہدہ فسخ نہیں ہوتا لیکن اگر توہین کا عمل بار بار دہرایا جائے یا یہ جرم معاشرتی فساد کا سبب بنے، تو امام وقت کو اختیار ہے کہ اسے تعزیراً قتل کرے۔ اس اقدام کو فقہائے احناف "قتل سیاستاً"

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 10, 2025

(ریاستی مصلحت کی بناپر قتل) کہتے ہیں۔

حضرت محمد ﷺ ودیگرانبیاء کرام کی توہین کے مرتکب کافقہی و قانونی حکم:

اسلامی شریعت میں انبیاء علیہم السلام کی عظمت و حرمت ایک مسلمہ اصول ہے۔انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین نہ صرف دائرہ اسلام سے خروج کاسبب بنتی ہے بلکہ اسے فقہائے کرام شریعت مطہرہ کی روشنی میں نے ارتداداور حدِ کفر کے زمرے میں شمار کیاہے۔قرآن مجید نے انبیاء کرام کی توہین کرنے والوں کودنیاوآخرت میں لعنت اور عذاب کی وعید سنائی ہے۔ذیل میں انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کے مرتکب افراد کا حکم فقہ و قانون کی روشنی میں واضح کیاجاتاہے:

فقہ حنفی میں حضرت محمد ﷺ ودیگرانبیاء کرام توہین کے مرتکب کاحکم:

فقہ حنفی کی معروف کتاب "الخراج" میں مندرج ہے:

"قَالَ أَبُو يُوسُف: وَأَيُّمَا رَجُلٍ مُسْلِمٍ سَبَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ كَذَّبَهُ أَوْ عَابَهُ أَوْ تَنْقُصُهُ؛ فَقَدْ كَفَرَ بِاللَّهِ وَبَانَتْ مِنْهُ زَوْجَتُهُ؛ فَإِنْ تَابَ وَإِلا قُتِلَ. وَكَذَلِكَ الْمَرْأَةُ؛ إِلا أَنَّ أَبَا حنيفَة قَالَ: لَا تقل الْمَرْأَة وتجبر على الْإِسْلَام."viii

امام ابویوسفؒ فرماتے ہیں جو مسلمان مرد رسول اللہ ﷺ کو گالی دے یاان کی تکذیب کرے یاان پر عیب لگائے یااُن کی تحقیر کرے تو وہ اللہ کا منکر ہو گیا اس کی بیوی اس سے جداہو جائے گی اور اگر وہ توبہ نہ کرے تواسے قتل کیاجائے گا۔اسی طرح عورت کے بارے میں بھی یہی حکم ہے سوائے اس کے کہ امام ابوحنیفہؒ کا قول ہے کہ عورت کو قتل نہیں کیاجائے گا بلکہ اُسے اسلام قبول کرنے پر مجبور کیاجائے گا۔

درج بالا میں امام ابویوسف فقہ حنفی کا اصولی موقف پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ کوئی بھی شخص رسول اللہ ﷺ کی کسی بھی طرح توہین کرے گاتووہ دائرہ اسلام سے خارج ہو جائے گااور اس کو قتل کردیاجائے گا۔یہی حکم عورت کا ہے۔

ہاں اگر وہ صدق دل سے توبہ کرتاہے تواس کو قتل نہیں کیاجائے گا۔امام ابوحنیفہ نے اس مسئلہ میں ایک منفرد رائے پیش کی ہے کہ عورت کو قتل نہیں کیا جائے گااس کواسلام پر مجبور کیاجائے گا۔

فقہ حنفی میں اس کی علت ارتدادہے ایسا شخص مرتد ہو جاتاہے اس لیے اس پر یہ سزابطور حد نافذ کی جائے گی۔علامہ ابن عابدین شامی نے اپنی کتاب "تنبیہ

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published: August 10, 2025

الوالاۃ والحکام" میں فقہ حنفی کے اصول پر سیر حاصل تبصرہ کیا ہے۔

فقہ مالکی میں حضرت محمد ﷺ ودیگر انبیاء کرام توہین کے مرتکب کا حکم:

معروف مالکی فقیہ قاضی عیاض اپنی کتاب "الشفا بتعریف حقوق المصطفی" میں رقمطراز ہیں:

"اعْلَمْ وَفَّقَنَا اللَّهُ وَإِيَّاكَ أَنَّ جَمِيعَ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَوْ عَابَهُ أَوْ أَلْحَقَ بِهِ نَقْصًا فِي نَفْسِهِ أَوْ نَسَبِهِ، أَوْ دِينِهِ أَوْ خَصْلَةٍ مِنْ خِصَالِهِ أَوْ عَرَّضَ بِهِ أَوْ شَبَّهَهُ بِشَيْءٍ عَلَى طَرِيقِ السَّبِّ لَهُ أَوِ الْإِزْرَاءِ عَلَيْهِ، أَوِ التَّصْغِيرِ لِشَأْنِهِ، أَوِ الْغَضِّ مِنْهُ وَالْعَيْبِ لَهُ فَهُوَ سَابٌّ لَهُ.وَالْحُكْمُ فِيهِ حُكْمُ السَّابِّ يُقْتَلُ"۔ix

جان لو(اللہ ہمیں اور تمہیں توفیق دے) کہ ہر وہ شخص جو رسول اللہ ﷺ کو گالی دے، عیب لگائے، یا آپ ﷺ کی ذات، نسب، دین، اخلاق یا کسی صفت میں کوئی کمی یا حقارت منسوب کرے، یا آپ ﷺ کا تمسخر کرے، یا کسی طور پر آپ کو کم تر ظاہر کرے، تو ایسا شخص گستاخِ رسول ہے۔اور حکم اس میں یہی ہے کہ اس کو قتل کیا جائے گا۔

قاضی عیاض مالکی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف اس حکم تک توقف نہیں کیا بلکہ اس توبہ کی عدم قبولیت اور موت کے لزوم پر دیگر ائمہ فقہ کی آراء کو بھی ذکر کر کے ایسی توہین کے مرتکب کی موت پر مہر ثبت کر دی۔ چنانچہ فرماتے ہیں:

قال أَبُو بَكْرِ بْنُ الْمُنْذِرِ أَجْمَعَ عَوَامُّ أَهْلِ الْعِلْمِ عَلَى أَنَّ مَنْ سَبَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يُقْتَلُ.وَمِمَّنْ قَالَ ذَلِكَ: مَالِكُ بْنُ أَنَسٍ، وَاللَّيْثُ وَأَحْمَدُ وَإِسْحَاقُ وَهُوَ مَذْهَبُ الشَّافِعِيِّ قَالَ الْقَاضِي أَبُو الْفَضْلِ «وَهُوَ مُقْتَضَى قَوْلِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عنه ولا تقبل توبته عند هؤلاءوَبِمِثْلِهِ قَالَ أَبُو حَنِيفَةَ وَأَصْحَابُهُ وَالثَّوْرِيُّ وَأَهْلُ الْكُوفَةِ وَالْأَوْزَاعِيُّ فِي الْمُسْلِمِينَ لَكِنَّهُمْ قَالُوا هِيَ ردة وروى مِثْلَهُ الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ عَنْ مَالِكٍ وَلَا نَعْلَمُ خِلَافًا فِي اسْتِبَاحَةِ دَمِهِ بَيْنَ عُلَمَاءِ الْأَمْصَارِ وَسَلَفِ الْأُمَّةِ.x

ابو بکر بن المنذرؒ فرماتے ہیں: علماء کی اکثریت کا اس پر اجماع ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کو گالی دے، اس کا قتل واجب ہے۔ان میں سے جن علماء نے اس قول کو اختیار کیا وہ ہیں: امام مالک، امام لیث، امام احمد، امام اسحاق، اور امام شافعیؒ۔ قاضی ابو الفضلؒ نے فرمایا: یہ بات حضرت ابو بکر صدیقؓ کے قول سے بھی ثابت ہے، اور ان تمام حضرات کے نزدیک ایسے شخص کی توبہ قبول نہیں کی جاتی۔اسی طرح امام ابو حنیفہؒ، ان کے اصحاب، امام سفیان ثوریؒ، اہلِ کوفہ اور امام اوزاعیؒ بھی یہی حکم مسلمان کے بارے میں دیتے ہیں، لیکن ان کے نزدیک یہ مرتد ہو جاتا ہے۔امام ولید بن مسلم نے بھی امام مالکؒ سے یہی روایت

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 10, 2025

کی ہے۔اور ہم علماءِ امصار اور سلفِ امت کے درمیان اس کے خون کے مباح ہونے پر کوئی اختلاف نہیں جانتے۔

درج بالا اقتباس سے یہ بات منصہ شہود پر آرہی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی توہین کا مرتکب تمام فقہاء کرام کا اجماع ہے کہ اس کا حکم قتل ہونا ہے۔اور سوائے امام ابو حنیفہ کے کسی کے نزدیک اس کی توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔

احناف کے نزدیک ایسا شخص مرتف ہو جاتا ہے تو توبہ کرنے سے اس کو معافی مل سکتی ہے۔کیونکہ اس نے جو جرم کیا ہے اس کا سبب مرتد ہو جانا ہے اور وہ باقی نہیں رہا اس لیے احناف کے نزدیک اس کو موقع دیا جائے گا۔

فقہ حنبلی میں حضرت محمد ﷺ ودیگر انبیاء کرام توہین کے مرتکب کا حکم:

معروف حنبلی فقیہ احمد بن حلیم المعروف بابن تیمیہ اپنی کتاب،الصارم المسلول علی شاتم الرسول" میں رقمطراز ہیں:

"من سب النبي ﷺ من مسلم أو كافر فإنه يجب قتله"[xi]

"جو شخص نبی کریم ﷺ کی توہین کرے چاہے وہ مسلمان ہو یا کافر اس کا قتل واجب ہے۔"

درج بالا اقتباس سے واضح ہو رہا ہے کہ کس طرح علامہ ابن تیمیہ نے اپنا موقف دوٹوک انداز میں ذکر کیا ہے اور آگے پوری کتاب میں اس پر دلائل سے اس بات کو ثابت کر کے دکھایا ہے کہ توہین کا مرتکب کی سزا قتل ہے اور اس پر فقہاء کرام کے اقوال اور علماء امت کے اجماع کو بھی مفصل ذکر کیا ہے۔

توہین رسالت کے بارے پاکستان کے قانون تعزیرات پاکستان دفعہ C-295 کے مطابق:

“295-C. Use of derogatory remarks, etc., in respect of the Holy Prophet (peace be upon him):

Whoever by words, either spoken or written, or by visible representation, or by any imputation, innuendo, or insinuation, directly or indirectly, defiles the sacred name of the Holy Prophet Muhammad (peace be upon him), shall be punished with death or imprisonment for life, and shall also be liable to fine.”[xii]

جو شخص اپنے الفاظ کے ذریعے، خواہ وہ بولے گئے ہوں یا تحریری شکل میں ہوں، یا کسی علامتی اظہار، یا اشارتاً یا کنایتاً کسی بھی طریقے سے، براہِ راست یا بالواسطہ، حضرت محمد ﷺ کے مقدس نام کی توہین کرے، تو ایسے شخص کو سزائے موت یا عمر قید کی سزا دی جائے گی، اور وہ جرمانہ ادا کرنے کا بھی پابند

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 10, 2025

ہو گا۔اسلامی شریعت میں انبیاء علیہم السلام کی حرمت و تقدیس، صرف عقیدے کی بنیاد نہیں بلکہ فقہی و قانونی سطح پر ایک اجماعی اصول ہے۔ تمام مکاتبِ فقہیہ اس بات پر متفق ہیں کہ کسی نبی یا رسول کی توہین، خاص طور پر سید المرسلین حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی شانِ اقدس میں گستاخی، حدِ کفر اور ارتداد کے زمرے میں آتی ہے، اور اس کا شرعی حکم سزائے موت ہے۔

- فقہ حنفی میں اس فعل کو ارتداد کہا گیا ہے، اور امام ابو یوسفؒ نے تصریح کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی اہانت پر مرتکب شخص دائرہ اسلام سے خارج ہو جاتا ہے، اس کی بیوی اس سے جدا ہو جاتی ہے، اور اگر وہ توبہ نہ کرے تو اسے قتل کیا جائے گا۔ امام ابو حنیفہؒ عورت کے معاملے میں رعایت دیتے ہوئے فرماتے ہیں کہ عورت کو قتل نہیں کیا جائے گا بلکہ اسلام پر مجبور کیا جائے گا۔
- فقہ مالکی میں قاضی عیاضؒ نے الشفا میں واضح لکھا ہے کہ جو شخص نبی ﷺ کی توہین کرے، خواہ کسی پہلو سے ہو، وہ گستاخ رسول ہے اور اس کی سزا قتل ہے، چاہے وہ توبہ کرے یا نہ کرے۔ قاضی عیاضؒ نے دیگر ائمہ مثلاً مالک، احمد، اسحاق، اور شافعیؒ کا بھی یہی مؤقف نقل کیا ہے اور اس پر اجماعِ علما کی تصریح کی ہے۔
- فقہ شافعی کے ائمہ مثلاً امام نوویؒ اور ابن المنذرؒ کے مطابق صریح توہینِ رسول پر قتل واجب ہے، اور توبہ اس سزا کو ساقط نہیں کرتی۔ یہ حکم شافعیہ کے اصولِ فقہ اور اجماعی روایات پر مبنی ہے۔
- فقہ حنبلی میں علامہ ابن تیمیہؒ نے الصارم المسلول میں نہایت دوٹوک الفاظ میں لکھا:

"من سب النبي ﷺ من مسلم أو كافر فإنه يجب قتله"[xiii]

یعنی "جو شخص نبی ﷺ کی توہین کرے، چاہے مسلمان ہو یا غیر مسلم، اس کا قتل واجب ہے۔"

یہی مؤقف حنابلہ کے دیگر ائمہ نے بھی اختیار کیا ہے اور ابن تیمیہؒ نے دلائل سے اس پر اجماع کو ثابت کیا ہے۔

ان تمام فقہی تصریحات سے یہ بات نہایت واضح ہوتی ہے کہ انبیاء کرام علیہم السلام، خصوصاً رسول اللہ ﷺ کی توہین، اسلامی فقہ میں ناقابلِ معافی اور سزائے موت کے قابل جرم ہے۔ اکثر فقہاء کے نزدیک توبہ بھی اس جرم کی سزا کو ساقط نہیں کرتی۔

پاکستانی قانون میں دفعہ 295 C-تعزیراتِ پاکستان اسی فقہی اصول کی عکاسی کرتا ہے، جس کے مطابق:

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 10, 2025

"جو شخص، حضرت محمد ﷺ کے مقدس نام کی توہین کرے، اسے سزائے موت یا عمر قید دی جائے گی، اور وہ جرمانے کا بھی مستحق ہوگا۔"

یہ دفعہ توہینِ رسالت ﷺ کو ایک غیر قابلِ معافی جرم کے طور پر تسلیم کرتی ہے، جو اسلامی نظریاتی اصولوں سے ہم آہنگ ہے۔ تاہم ایک اہم نکتہ یہ ہے کہ دفعہ 295 C-صرف رسول اکرم ﷺ کے متعلق مخصوص ہے، دیگر انبیاء کرام کی اہانت کو صراحتاً شامل نہیں کیا گیا۔ یہ ایک تشریعی خلاء ہے جسے پر کرنے کے لیے قانون میں ترمیم کی ضرورت ہے تاکہ تمام انبیاء کرام کی توہین بھی اسی درجے کی سنگینی کے ساتھ قابلِ تعزیر قرار پائے۔ اس وقت ضرورت اس امر کی ہے کہ ریاستِ پاکستان کو چاہیے کہ وہ دفعہ C-295 میں ترمیم کر کے تمام انبیاء کرام علیہم السلام کی توہین کو بھی اسی درجے کا نا قابلِ معافی جرم قرار دے جیسا کہ فقہائے اسلام کا متفقہ اجماعی مؤقف ہے تاکہ آئینی و فقہی ہم آہنگی مکمل ہو جائے۔

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی توہین کے مرتکب کا فقہی و قانونی حکم:

اسلامی تہذیب و شریعت میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کا مقام محض تاریخی شخصیات کی فہرست نہیں، بلکہ وہ نبی اکرم ﷺ کے تربیت یافتہ وہ منتخب افراد ہیں جنہوں نے وحی کی روشنی میں اسلام کو دنیا بھر تک پہنچانے کا فریضہ انجام دیا۔ قرآن کریم نے انہیں "رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ" کے لقب سے سرفراز کیا۔ اسی روحانی عظمت اور دینی مرکزیت کے پیشِ نظر ان کی شخصیات پر طعن و تشنیع دراصل اسلام کے اولین اور معتبر ماخذ پر حملہ تصور کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ فقہاء کرام نے ان کی توہین کو سنگین گمراہی، بدعت اور بعض صورتوں میں موجبِ ارتداد قرار دیا ہے۔

ذیل میں ہم فقہی نقطہ نظر کی روشنی میں اس مسئلے کا تحقیقی جائزہ لیں گے نیز پاکستانی قانون کے تحت موجودہ دفعات کا جائزہ لیتے ہوئے یہ واضح کریں گے کہ شریعت اور قانون کس قدر ہم آہنگ ہو سکتے ہیں۔

فقہ حنفی میں صحابہ کی توہین کے مرتکب کا حکم:

فقہ حنفی کے مایہ ناز فقیہ علامہ ابن عابدین شامی اپنی کتاب "تنبیہ الولاۃ والحکام" میں اس مسئلہ پر بے غبار گفتگو کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

" وأما من سب أحدا من الصحابة فهو فاسق ومبتدع بالإجماع إلا إذا اعتقد أنه مباح أو يترتب عليه ثواب كما عليه بعض الشيعة او اعتقد كفر الصحابة فإنه كافر بالإجماع، فإذا سب أحد منهم فينظر فإن كان معه قرائن حالية علي ما تقدم من الكفريات فكافر وإلا ففاسق،وانما يقتل عند علمائنا سياية لدفع فسادهم وشرهم"۔xiv

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 10, 2025

جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی توہین کرے وہ اجماعِ امت کے مطابق فاسق اور بدعتی ہے، الّا یہ کہ وہ اس گالی کو جائز سمجھے یا اس پر ثواب کا عقیدہ رکھے جیسے بعض شیعہ فرقے سمجھتے ہیں یا صحابہ کو کافر مانے تو پھر ایسا شخص بالا جماع کافر ہے۔ اگر کسی نے کسی صحابی کی توہین کی تو دیکھا جائے گا اگر اس کے کلام یا حالات سے کفریہ عقیدہ ظاہر ہو رہا ہو تو وہ کافر ہو گا ورنہ فاسق۔ تاہم ہمارے (حنفی) علما کے نزدیک ایسے شخص کو سیاسی مصلحت کے تحت قتل کیا جا سکتا ہے تا کہ اس کے شر اور فساد کا دروازہ بند ہو۔

فقہ مالکی میں توہین صحابہ کرام کا حکم:

قاضی عیاض مالکی اپنی کتاب "الشفاء بتعریف حقوق المصطفی" میں رقمطراز ہیں:

"وَسَبّ آل بَيْتِه وَأزْوَاجِه وَأصْحَابِه صَلَّى اللَّه عَلَيْه وَسَلَّم وَتَنقّصُهُم حَرَام مَلْعُون فاعِلُه"xv

آپ ﷺ کے اہل بیت از واج مطہرات اور آپ کے اصحاب کو گالی دینا اور ان کی تنقیص کرنا حرام ہے اور ایسا کرنے والا ملعون ہے۔

قاضی عیاض مالکی اپنی کتاب کے آخر میں فصل کو درج بالا عنوان سے معنون کرتے ہوئے احادیث پیش کرنے کے بعد فقہ مالکی کا اس بارے موقف اور اس بابت اختلاف کو نمایاں کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"قَدِ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي هَذَا فَمَشْهُورُ مَذْهَبِ مَالِكٍ فِي ذَلِكَ:الِاجْتِهَادُ وَالْأَدَبُ الْمُوجِعُ قَالَ مَالِكٌ رَحِمَهُ اللَّهُ: مَنْ شَتَمَ النَّبِيَّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قُتِلَ وَمَنْ شَتَمَ أَصْحَابَهُ أُدِّبَ.وَقَالَ أَيْضًا: مَنْ شَتَمَ أَحَدًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ صَلَّى الله عليه وسلم أبا بكر أَوْ عُمَرَ ، أَوْ عُثْمَانَ ، أَوْ مُعَاوِيَةَ، أَوْ عَمْرَو بْنَ الْعَاصِ فَإِنْ قَالَ: كَانُوا عَلَى ضَلَالٍ وَكُفْرٍ قُتِلَ، وَإِنْ شَتَمَهُمْ بِغَيْرِ هَذَا مِنْ مُشَاتَمَةِ النَّاسِ نُكِّلَ نَكَالًا شَدِيدًا."xvi

علمائے کرام کا اس مسئلے میں اختلاف ہے تاہم امام مالکؒ کا مشہور موقف یہ ہے کہ اس مسئلے میں اجتہاد کیا جائے گا اور سخت تنبیہ وتعزیر کی جائے گی۔ امام مالکؒ فرماتے ہیں جو شخص رسول اللہ ﷺ کو گالی دے وہ قتل کیا جائے گا اور جو آپ کے صحابہؓ کو برا بھلا کہے اسے تعزیری سزا دی جائے گی۔ انہوں نے مزید فرمایا جو شخص نبی کریم ﷺ کے کسی صحابی مثلاً حضرت ابو بکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت معاویہ یا حضرت عمرو بن العاص رضی اللہ عنہم کو گالی دے اگر وہ یہ کہے کہ یہ حضرات گمراہی یا کفر پر تھے تو اسے قتل کر دیا جائے گا اور اگر وہ محض عام انسانوں کی طرح گالی گلوچ کرے تو اسے سخت سزا دی جائے گی تا کہ دوسروں کے لیے عبرت بنے۔

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 10, 2025

فقہ حنبلی میں صحابہ کی توہین کے مرتکب کا حکم:

معروف حنبلی فقیہ احمد بن حلیم المعروف بابن تیمیہ اپنی کتاب،الصارم المسول علی شاتم الرسول" میں رقمطراز ہیں:

"فأما من سب أحدا من أصحاب رسول الله ﷺ من أهل بيته وغيرهم فقد أطلق الإمام أحمد أنه يضرب ضربا نكالا وتوقف عن قتله وكفره"[xvii]

بہر حال وہ شخص کی جو رسول اللہ ﷺ کے کسی بھی صحابی، خواہ وہ اہلِ بیت میں سے ہو یا دیگر صحابہ میں سے ان کو گالی دے تو امام احمد بن حنبلؒ کا اس بارے میں عمومی فتویٰ یہ ہے کہ ایسے شخص کو سخت سزا دی جائے گی تا کہ وہ عبرت حاصل کرے، لیکن امام احمدؒ نے اس کے قتل اور کفر کے حکم پر توقف فرمایا (یعنی صریح فتویٰ نہیں دیا)۔"

علامہ ابن تیمیہ نے اس پر بے غبار گفتگو کی ہے انہوں نے مختلف فقہاء کرام کی آراء کا ذکر کیا ہے مزید یہ فقہاء کرام کے اجماع کو مزید نکھارتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"وقال القاضي أبو يعلى الذي عليه الفقهاء في سب الصحابة إن كان مستحلا لذلك كفر وإن لم يكن مستحلا فسق ولم يكفر سواء كفرهم أو طعن في دينهم مع إسلامهم".xviii

قاضی ابویعلیٰؒ فرماتے ہیں: فقہائے کرام کا اس مسئلے پر اتفاق ہے کہ اگر کوئی شخص صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو سبّ و شتم (گالی دینا) جائز سمجھے تو وہ کافر ہو جائے گا، اور اگر وہ اس فعل کو حلال نہ سمجھے (یعنی جائز نہ جانے) تو فاسق تو ضرور ہو گا مگر کافر نہیں شمار ہو گا خواہ وہ صحابہ کو کافر کہے یا ان کے اسلام کے باوجود ان کے دین پر طعن کرے۔

فقہ شافعی میں صحابی کی توہین کے مرتکب کا حکم:

فقہ شافعی کی معتبر فتوی کی کتاب شرح المہذب میں مندرج ہے:

"قال الصيمري ولو سئل عن سب الصحابي هل يوجب القتل فواسع أن يقول : عن رسول الله ﷺ أنه قال من سب أصحابي فاقتلوه فيفعل كل هذا زجرا للعامة ومن قل دينه ومروءته"xix

صیمری شافعی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: اگر کسی شخص سے پوچھا جائے کہ "کیا صحابی کو گالی دینا قتل کو واجب کرتا ہے، تو وہ اس کے جواب میں یہ کہہ سکتا ہے کہ

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 10, 2025

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جس نے میرے صحابہ کو گالی دی، اسے قتل کر دو۔" یہ سب کچھ اس نیت سے کہا جاسکتا ہے کہ عام لوگوں کو ڈرایا جائے، اور اُن لوگوں کو روکا جائے جن کا دین کمزور ہے یا جن میں غیرت و مروّت باقی نہیں رہی۔

صحابہ کرام کی توہین کے بارے پاکستان کے قانون تعزیرات پاکستان دفعہ 298-A کے مطابق:

"298-A. Use of derogatory remarks, etc., in respect of holy personages.
Whoever by words, either spoken or written, or by visible representation or by any imputation, innuendo, or insinuation, directly or indirectly, defiles the sacred name of any wife (Ummul Mu'mineen), or members of the family (Ahl-e-Bait), of the Holy Prophet (peace be upon him), or any of the righteous Caliphs (Khulafa-e-Rashideen) or companions (Sahaba) of the Holy Prophet (peace be upon him), shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to three years, or with fine, or with both."[xx]

جو کوئی شخص قول، تحریر، تصویر، یا کسی بھی طرح کے اشارے، کنایے یا طنزیہ طرزِ بیان کے ذریعے، خواہ براہِ راست ہو یا بالواسطہ، رسولِ اکرم ﷺ کی کسی زوجہ محترمہ (امّ المؤمنین)، ان کے اہلِ بیت اطہار، خلفائے راشدین، یا صحابہ کرامؓ میں سے کسی بھی جلیل القدر شخصیت کے مقدس نام کی بے حرمتی کرتا ہے، تو ایسے شخص کو قانون کے تحت تین سال تک قید کی سزا دی جاسکتی ہے، یا اس پر جرمانہ عائد کیا جاسکتا ہے، یا دونوں سزائیں بیک وقت دی جاسکتی ہیں۔

فقہاء اربعہ اور پاکستان پینل کوڈ کا عصر حاضر کے تناظر میں تجزیہ:

درج بالا فقہاء اربعہ کے اقوال اور پاکستان پینل کوڈ کی روشنی میں یہ بات منصۂ شہود پر آچکی ہے کہ اسلامی تہذیب میں صحابہ کرامؓ کا مقام محض چند تاریخی کرداروں تک محدود نہیں، بلکہ وہ وہ عظیم نفوسِ قدسیہ ہیں جنہوں نے وحیِ ربانی کی روشنی میں براہِ راست رسول اللہ ﷺ سے تربیت پائی اور دینِ اسلام کو امت تک نہایت اخلاص، قربانی اور صداقت کے ساتھ منتقل کیا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے ادب و احترام کو فقہی مکاتبِ فکر نے ہمیشہ واجب اور ان کی توہین کو قابلِ تعزیر و تکفیر قرار دیا۔

Research Journal MA'ARIF-E AULIYA

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
August 10, 2025

- فقہ حنفی کا موقف نہایت متوازن اور سماجی حکمت پر مبنی ہے۔ علامہ ابن عابدین شامی رحمۃاللہ علیہ کے مطابق اگر کوئی شخص صحابی کی توہین کو جائز سمجھے یا ان متعلق کفر کا عقیدہ رکھے تو وہ کافر ہے۔ لیکن اگر محض گستاخی کرے، تو فاسق و بدعتی ہے۔ قابلِ غور نکتہ یہ ہے کہ ایسے شخص کو فقہ حنفی میں سیاسی حکمت و مصلحت کے تحت قتل کیا جاسکتا ہے تاکہ اس کا فتنہ رُک جائے۔ یہ رائے ظاہر کرتی ہے کہ فقہ حنفی صرف شرعی پہلو نہیں، بلکہ معاشرتی امن اور عوامی جذبات کو بھی ملحوظ رکھتا ہے۔
- فقہ مالکی میں قاضی عیاض نے صرح الفاظ میں فرمایا کہ صحابہ کی تنقیص حرام اور ملعون فعل ہے۔ اگر گستاخی اس نوعیت کی ہو کہ صحابہ کو گمراہ یا کافر کہا جائے تو واجب القتل ہے اور اگر صرف گالم گلوچ ہو تو سخت تعزیری سزا دی جائے تاکہ عبرت بنے۔ یہ فقہی رائے صحابہ کرام کے تقدس کو ہر پہلو سے محفوظ رکھنے کی کوشش ہے۔
- شافعی فقیہ امام صمیری کے مطابق اگرچہ گستاخی پر قتل کے وجوب کا فتویٰ ہر حال میں نہیں دیا گیا لیکن عوامی اصلاح اور گستاخ آمیز بیانیہ کو بند رکھنے کے لیے "من سب أصحابي فاقتلوه" جیسے شدید اقوال کا استعمال فقہی طور پر جائز بلکہ مستحسن قرار دیا گیا۔
- فقہ حنبلی میں بھی صحابہ کی توہین ناقابل برداشت سمجھی گئی ہے۔ علامہ ابن تیمیہ اور قاضی ابو یعلی جیسے علماء کے مطابق اگر کوئی گستاخی کو جائز سمجھے تو وہ کافر ہے، ورنہ فاسق شمار ہوگا۔ امام احمد بن حنبلؒ نے اگرچہ قتل پر توقف کیا مگر سخت سزا کی حمایت کی تاکہ سماجی فساد پھیلنے نہ پائے۔

پاکستان پینل کوڈ قانون کی دفعہ 298 -A فقہی مزاج سے مکمل ہم آہنگ ہے۔ یہ دفعہ رسول اللہ ﷺ کی ازواج، اہلِ بیت، خلفائے راشدین اور صحابہ کرامؓ کی توہین کو ایک قابلِ سزا جرم قرار دیتی ہے، جس کی سزا تین سال تک قید، جرمانہ یا دونوں ہو سکتی ہیں۔ یہ قانون اگرچہ فقہی نقطۂ نظر سے تعزیز میں آتا ہے، مگر اس کی موجودگی دراصل اجتماعی جذبات کے احترام اور مذہبی ہم آہنگی کے تحفظ کی ایک آئینی کوشش ہے۔

بیت اللہ، نماز و دیگر اسلامی شعائر کی توہین کے مرتکب کا حکم:

اسلام کے شعائر وہ ظاہری علامات اور اعمال ہیں جو نہ صرف فردِ مؤمن کی دینی وابستگی کو ظاہر کرتے ہیں بلکہ مسلم امت کی اجتماعی شناخت، روحانی وحدت اور تہذیبی وجود کی علامت بھی ہیں۔ ان شعائر میں نماز، اذان، روزہ، جمعہ، رمضان المبارک، قرآنِ مجید، مساجد، حجاب، حج، کعبۃ اللہ، صفاو مروہ، قربانی، اسلامی لباس، اور اسلامی سلام (السلام علیکم) جیسے مظاہر شامل ہیں۔ یہ تمام شعائر در حقیقت اسلام کی روحانی علامتیں بھی ہیں اور ظاہری

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 10, 2025

نشانیاں سمجھی جائیں جو ایک مسلمان کی مذہبی شناخت، وابستگی اور اللہ کے ساتھ تعلق کا عملی اظہار کرتی ہیں۔ ان کی حفاظت محض ثقافتی یا رسمی اہمیت نہیں رکھتی، بلکہ یہ ایک شرعی فریضہ بھی ہے جس پر فقہائے اسلام نے کثیر کلام کیا ہے۔ فقہی اعتبار سے شعائرِ اسلام کی اہانت یا استخفاف بعض حالات میں ارتداد تک کا سبب بن سکتی ہے، جبکہ قانونی سطح پر بھی اسلامی ریاستوں خصوصاً پاکستان میں ان شعائر کی توہین کو قابلِ سزا جرم قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ تمام فقہاء کے نزدیک ان شعائر کی توہین کا حکم یکساں ہے تو اس لیے ذیل میں فقط فقہ حنفی جو اس وقت پاکستان میں رائج ہے کے مستند فتاوی کی روشنی میں شعائر اسلام کی توہین کے مرتکب کا حکم ذکر کیا جاتا ہے:

شعائر اسلام کی توہین سے متعلق فقہی حکم:

علامہ محمد امین بن عمر المعروف بابن عابدین شامی اپنی کتاب "الدر المختار علی رد المحتار" میں رقمطراز ہیں:

"فَإِنَّ فِعْلَ ذَلِكَ اسْتِخْفَافٌ وَاسْتِهَانَةٌ بِالدِّينِ فَهُوَ أَمَارَةُ عَدَمِ التَّصْدِيقِ وَلِذَا قَالَ فِي الْمُسَايَرَةِ: وَبِالْجُمْلَةِ فَقَدْ ضُمَّ إِلَى التَّصْدِيقِ بِالْقَلْبِ، أَوْ بِالْقَلْبِ وَاللِّسَانِ فِي تَحْقِيقِ الْإِيمَانِ أُمُورٌ الْإِخْلَالُ بِهَا إِخْلَالٌ بِالْإِيمَانِ اتِّفَاقًا، كَتَرْكِ السُّجُودِ لِصَنَمٍ، وَقَتْلِ نَبِيٍّ وَالِاسْتِخْفَافِ بِهِ، وَبِالْمُصْحَفِ وَالْكَعْبَةِ."xxi

چونکہ اس طرح کا فعل دین کے ساتھ تحقیر اور بے ادبی پر دلالت کرتا ہے، اس لیے یہ اس بات کی علامت ہے کہ اس شخص کے دل میں دین کی سچائی کا یقین موجود نہیں۔ اسی وجہ سے 'المسایرہ' نامی فقہی متن میں بیان کیا گیا ہے کہ ایمان کی تکمیل کے لیے صرف دل یا دل اور زبان سے تصدیق کافی نہیں، بلکہ کچھ ایسے اعمال بھی ضروری ہیں جن کی خلاف ورزی ایمان کی نفی پر متفقہ دلیل ہے۔ جیسے بت کو سجدہ کرنا، نبی کو قتل کرنا یا اس کی توہین کرنا، اسی طرح قرآن مجید اور خانہ کعبہ کی بے حرمتی کرنا، یہ سب ایمان کے منافی سمجھے جاتے ہیں۔

اسی طرح اسلام کے جملہ شعائر جن کی تعظیم کا حکم ہے اگر ان کی بے توقیری، اہانت، استہزاء کیا گیا تو مرتکب دائرہ اسلام سے خارج ہو گا

علامی شامی مزید اس کو واضح کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

"ثُمَّ قَالَ وَلِاعْتِبَارِ التَّعْظِيمِ الْمُنَافِي لِلِاسْتِخْفَافِ كَفَرَ الْحَنَفِيَّةُ بِأَلْفَاظٍ كَثِيرَةٍ، وَأَفْعَالٍ تَصْدُرُ مِنْ الْمُنْتَهِكِينَ لِدَلَالَتِهَا عَلَى الِاسْتِخْفَافِ بِالدِّينِ كَالصَّلَاةِ بِلَا وُضُوءٍ عَمْدًا بَلْ بِالْمُوَاظَبَةِ عَلَى تَرْكِ سُنَّةٍ اسْتِخْفَافًا بِهَا بِسَبَبِ أَنَّهُ فَعَلَهَا النَّبِيُّ - صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - زِيَادَةً أَوْ اسْتِقْبَاحُهَا كَمَنْ اسْتَقْبَحَ مِنْ آخَرَ جَعْلَ بَعْضِ الْعِمَامَةِ تَحْتَ حَلْقِهِ أَوْ إِحْفَاءَ شَارِبِهِ اهـ قُلْت: وَيَظْهَرُ مِنْ هَذَا

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
August 10, 2025

أَنَّ مَا كَانَ دَلِيلَ الِاسْتِخْفَافِ يَكْفُرُ بِهِ، وَإِنْ لَمْ يَقْصِدْ الِاسْتِخْفَافَ لِأَنَّهُ لَوْ تُوُقِّفَ عَلَى قَصْدِهِ لَمَا احْتَاجَ إِلَى زِيَادَةِ عَدَمِ الْإِخْلَالِ بِمَا مَرَّ لِأَنَّ قَصْدَ الِاسْتِخْفَافِ مُنَافٍ لِلتَّصْدِيقِ"۔xxii

پھر علامہ نے فرمایا کہ چونکہ دین کی تعظیم، اس کے برعکس یعنی توہین (اِستخفاف) کی ضد ہے، اس لیے فقہاءِ احناف نے ایسے کئی اقوال وافعال پر کفر کا حکم دیا ہے جو دین کی تحقیر پر دلالت کرتے ہوں۔ مثلاً جان بوجھ کر بغیر وضو کے نماز پڑھنا، یا کسی سنت کو اس لیے مسلسل ترک کرنا کہ وہ نبی کریم ﷺ نے ادا کی تھی، یا کسی سنت کو ناپسند یا برا جاننا، جیسے کوئی کسی دوسرے کے عمامہ کو گلے کے نیچے باندھنے یا مونچھیں چھوٹی رکھنے کو بُرا جانے۔" میں کہتا ہوں: اس سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ جو فعل دین کی توہین کی دلیل بنے، وہ اگرچہ بلاارادہ ہو، پھر بھی کفر شمار ہوتا ہے۔ کیونکہ اگر حکم صرف نیتِ توہین پر موقوف ہوتا تو علماء نے نیت کے بغیر بھی اس جیسے افعال کو ایمان سے خارج کرنے کی ضرورت محسوس نہ کی ہوتی۔ اور حقیقت یہ ہے کہ توہین کی نیت، تصدیقِ ایمان کے سراسر منافی ہوتی ہے۔

شعائرِ اسلام کی توہین کے بارے پاکستان کے قانون تعزیرات پاکستان دفعہ 295-A کے مطابق:

"Whoever, with deliberate and malicious intention of outraging the religious feelings of any class of the citizens of Pakistan, by words, either spoken or written, or by visible representations, insults the religion or the religious beliefs of that class, shall be punished with imprisonment of either description for a term which may extend to ten years, or with fine, or with both."xxiii

اگر کوئی شخص دانستہ طور پر اور بدنیتی کے ساتھ پاکستان کے کسی بھی طبقے کے مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے کی نیت سے، چاہے وہ بات زبان سے کہی ہو یا تحریری شکل میں لکھی گئی ہو، یا کسی ظاہری علامت، اشارے یا تصویری اظہار کے ذریعے، اس طبقے کے مذہب یا مذہبی عقیدے کی توہین کرے، تو اُسے دس سال تک قید، جرمانہ، یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

درج بالا سے ی فقہی نقطہ نظر اور پاکستان پینل کوڈ کے تناظر میں یہ بات منصۂ شہود پر آچکی ہے کہ اسلام میں شعائر محض علامات یا مظاہر نہیں بلکہ دین کی شناخت، ساکھ اور روحانی وقار کے نمائندہ ستون ہیں۔

شعائرِ اسلام کی عملی و تمدنی شناخت کے امین ہیں۔ ان کی تعظیم ایمان کا لازمی تقاضا اور ان کی توہین ایمان کی نفی شمار ہوتی ہے۔ علامہ ابن عابدین شامیؒ جنہیں

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 10, 2025

فقہ حنفی کے مایہ ناز فقیہ ہیں اپنی شہرۂ آفاق کتاب ردالمحتار علی الدرالمختار میں شعائرِ اسلامی کی توہین واستخفاف کے مرتکب کو کافر قرار دیا ہے جیسا کہ درج بالا اقتباس سے واضح ہے۔ان کے مطابق دین کے ساتھ بے ادبی خواہ قولی ہو یا عملی، نیت پر موقوف نہیں رہتی بلکہ اگر عمل خود استخفاف کی دلیل ہو تو وہ ایمان سے خروج کا سبب بن سکتا ہے۔یہی اصول شعائرِ اسلام پر بھی منطبق ہوتا ہے۔

پاکستان پینل کوڈ کا درج بالا دفعہ بھی مذہبی شعائر کی توہین کو قابل تعزیر جرم قرار دیتا ہے۔اس دفعہ میں درج بالا امور کو واضح طور پر بیان کیا گیا ہے کہ :

- کسی بھی مذہبی طبقہ کے جذبات کی دانستہ توہین
- زبانی یا تحریری توہین
- خاکہ یا تصویر کے ذریعے توہین
- دس سال قید، جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جاسکتی ہیں۔

یہ قانون اگرچہ تمام مذاہب کے لیے مساوی ہے لیکن اسلامی تناظر میں اس کا اطلاق درج ذیل شعائر پر بطورِ خاص ہوتا ہے :

دفعہ 295 A کے تحت آنے والے نمایاں اسلامی شعائر:

- قرآن کریم (تلاوت، تعلیم، اشاعت)
- اذان اور نماز
- بیت اللہ (کعبہ) اور حرمین شریفین
- رمضان المبارک (روزہ، سحری، افطار)
- عیدین اور جمعہ
- مساجد، منبر و محراب
- قربانی اور شعائرِ حج (صفا و مروہ، عرفات وغیرہ)
- اسلامی لباس و حجاب

- السلام علیکم، بسم اللہ، اللہ اکبر جیسے مذہبی الفاظ
- سنتِ نبوی ﷺ اور اصحابِ کرامؓ کی روایات

درج بالا شعائر کی دانستہ توہین (تحقیر، مذاق، طنز، یا غلط پیش کش) دفعہ 295 A کے تحت قابل سزا جرم ہے، خواہ وہ کسی تقریر، تحریر، کارٹون، تصویر، یا سوشل میڈیا پوسٹ کے ذریعے ہو۔

عصر حاضر میں سوشل میڈیا اور ڈیجیٹل پلیٹ فارمز کے ذریعے شعائرِ اسلام کو جس انداز سے نشانہ بنایا جا رہا ہے، وہ نہ صرف شرعی بلکہ قانونی اعتبار سے بھی شدید مذمت کا مستحق ہے۔ نام نہاد آزادیٔ اظہار کے پس پردہ مذہبی شعائر کی توہین، معاشرتی انتشار، فکری نفرت، اور مذہبی جذبات کو مشتعل کرنے کا ذریعہ بن رہی ہے۔ فقہی اصول اور دفعہ 295 A دونوں اس طرز عمل کو ناقابل برداشت قرار دیتے ہیں۔

اب ضرورت اس امر کی ہے اس بابت درج ذیل اقدامات کو برق رفتاری سے انجام دیا جائے:

- ریاستی سطح پر ان قوانین پر موثر عمل درآمد کیا جائے۔
- تعلیمی و میڈیا ادارے شعائر کی عظمت سے عوام کو روشناس کرائیں۔
- عدالتیں ایسے مقدمات میں فی الفور اور مثالی فیصلے صادر کریں۔

تاکہ نہ صرف اسلامی شعائر کا احترام برقرار رہے، بلکہ ایک باوقار اور مذہبی رواداری پر مبنی معاشرہ تشکیل پائے۔

دیگر مذاہب کے مذہبی شعائر سے متعلق فقہی و قانونی نقطہ نظر:

اسلام ایک آفاقی مذہب ہے جو محض مسلمانوں کے دینی شعائر کی حرمت کا علمبردار ہونے کے ساتھ ساتھ دیگر غیر مسلم اقلیتوں کے مذہبی تشخص، شعائر اور عبادات کی بھی غیر معمولی حفاظت کرتا ہے۔ اسلامی شریعت میں مذہبی رواداری کا تصور محض اخلاقی تعلیم نہیں، بلکہ فقہی اصولوں پر مبنی ایک باقاعدہ ضابطہ ہے۔ فقہی نقطہ نظر سے معلوم ہوتا ہے کہ اگر غیر مسلم کسی معاہدے یا صلح کے تحت اسلامی ریاست میں زندگی بسر کر رہے ہوں تو ان کے مذہبی شعائر، گرجاگھر، مندر اور دیگر علامات کو نہ صرف تحفظ دیا جائے گا، بلکہ ان کی توہین یا استہزاء کرنے والے مسلمان کو تعزیری سزا دی جائے گی۔ اسلامی فقہ کی رو سے اگر اہلِ ذمہ اپنی عبادات خفیہ طور پر انجام دیں اور ان کا عمل مسلمانوں کے دینی جذبات کو مجروح نہ کرے تو انہیں مکمل مذہبی آزادی

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 10, 2025

حاصل ہو گی۔ پاکستانی آئینی و قانونی تناظر میں بھی یہی اصول کارفرما ہے۔ تعزیراتِ پاکستان کی دفعات 295 سے 298 تک مذہب، مذہبی شعائر، اور اقلیتوں کی علامتی و روحانی آزادی کے تحفظ کو یقینی بناتی ہیں۔ قانون نہ صرف مسلمانوں بلکہ تمام مذاہب کے مقدسات کے خلاف نفرت، توہین یا تمسخر پر سخت سزا مقرر کرتا ہے۔

چنانچہ، اسلامی فقہ اور پاکستانی قانون دونوں اس بات پر متفق ہیں کہ مذہبی شعائر خواہ مسلم ہوں یا غیر مسلم، ان کی بے حرمتی نہ صرف معاشرتی انتشار کو جنم دیتی ہے بلکہ شرعی و قانونی جرم بھی ہے۔

الخراج میں ذمی سے متعلق امام ابو یوسف کا موقف:

اس فقہی اصول کی تائید امام ابو یوسف نے کتاب الخراج میں اس وقت کی تاریخی دستاویزات سے کی ہے۔

"لَا تهدم بيعَة يَهُودِيّ وَلَا كَنِيسَة نَصْرَانِيَ:وَأَمَّا مَا سَأَلْتَ عَنْهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ مِنْ أَمْرِ أَهْلِ الذِّمَّةِ، وَكَيْفَ تُرِكَتْ لَهُمُ الْبِيَعُ وَالْكَنَائِسُ فِي الْمُدُنِ وَالأَمْصَارِ حِينَ افْتَتَحَ الْمُسْلِمُونَ الْبُلْدَانَ وَلَمْ تُهْدَمَ، وَكَيْفَ تُرِكُوا يَخْرُجُونَ بِالصُّلْبَانِ فِي أَيَّامِ عِيدِهِمْ؛ فَإِنَّمَا كَانَ الصُّلْحُ جَرَى بَيْنَ الْمُسْلِمِينَ وَأَهْلِ الذِّمَّةِ فِي أَدَاءِ الْجِزْيَةِ وَفُتِحَتِ الْمُدُنِ عَلَى أَنْ لَا تُهْدَمَ بِيَعُهُمْ وَلا كَنَائِسُهُمْ دَاخِلَ الْمَدِينَةِ وَلا خَارِجَهَا، وَعَلَى أَنْ يَحْقِنُوا لَهُمْ دِمَاءَهُمْ، وَعَلَى أَنْ يُقَاتِلُوا مَنْ نَاوَأَهُمْ مِنْ عَدُوِّهِمْ وَيَذُبُّوا عَنْهُمْ فأدوا الْجِزْيَة إِلَيْهِ على هَذِه الشَّرْطِ، وَجَرَى الصُّلْحُ بَيْنَهُمْ عَلَيْهِ وَكَتَبُوا بَيْنَهُمُ الْكِتَابَ عَلَى هَذَا الشَّرْطِ عَلَى أَنْ لَا يُحْدِثُوا بِنَاءَ بَيْعَةٍ وَلا كَنِيسَةٍ، فَافْتُتِحَتِ الشَّامُ كُلُّهَا وَالْحِيرَةُ إِلا أَقَلَّهَا عَلَى هَذَا؛ فَلِذَلِكَ تُرِكَتِ الْبِيَعُ وَالْكَنَائِس وَلم تهدم."xxiv

یہودیوں کے عبادت خانے (بیعہ) اور عیسائیوں کے گرجے (کنیسے) کو منہدم نہیں کیا جائے گا۔ اے امیر المؤمنین! آپ نے اہلِ ذمہ (غیر مسلم شہریوں) کے بارے میں سوال کیا کہ جب مسلمانوں نے مختلف شہر اور علاقے فتح کیے تو ان کی عبادت گاہیں کیسے برقرار رہیں؟ اور کیسے انہیں اپنے تہواروں کے دن صلیبیں لے کر باہر نکلنے کی اجازت دی گئی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ مسلمانوں اور اہلِ ذمہ کے درمیان باقاعدہ صلح کا معاہدہ ہوا تھا۔ اس معاہدے میں طے پایا کہ اہلِ ذمہ جزیہ ادا کریں گے، ان کی جان و مال کی حفاظت کی جائے گی، اور ان کے گرجے و عبادت خانے، چاہے وہ شہر کے اندر ہوں یا باہر، منہدم نہیں کیے جائیں گے۔ مزید یہ طے پایا کہ وہ دشمنوں کے خلاف مسلمانوں کا ساتھ دیں گے اور دفاع میں شریک ہوں گے۔ ان شرائط پر جزیہ لیا گیا اور تحریری معاہدہ مرتب ہوا جس میں یہ شرط بھی شامل تھی کہ وہ اپنی عبادت گاہوں کو برقرار تو رکھ سکتے ہیں، لیکن نئی تعمیر نہیں کریں گے۔ چنانچہ شام، حیرہ اور دیگر

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)
ISSN: (2311-6552)
Published:
August 10, 2025

علاقے انہی شرائط پر فتح ہوئے،اس لیے ان کے گرجے وبیعہ باقی رکھے گئے اور انہیں منہدم نہیں کیا گیا۔

درج بالا میں اقتباس سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ غیر مسلم کے مذہبی مقدسات کی توہین اور ان کا انہدام نہیں کیا جائے گا اور ان کو اپنے مذہبی شعائر میں آزادی حاصل ہو گی۔

حضرت ابو عبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ کا عمل:

اپنے مخصوص تہوار کو منانے کے لیے بھی ان کو ایک محدود اجازت دی گئی ہے اسی بات کی تائید میں امام ابو یوسف رحمۃ اللہ علیہ اپنی اسی کتاب میں حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کا عمل نقل کرتے ہوئے رقمطراز ہیں:

مَا فعله أَبُو عُبَيْدَة فِي فتح الشَّام:قَالَ أَبُو يُوسُف: حَدَّثَنِي بَعْضُ أَهْلِ الْعِلْمِ عَنْ مَكْحُولٍ الشَّامِيِّ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ صَالَحَهُمْ بِالشَّامِ وَاشْتَرَطَ عَلَيْهِمْ حِينَ دَخَلَهَا عَلَى أَنْ تتْرك كنائسهم وبيعهم إِلَى أَنْ لَا يُحْدِثُوا بِنَاءَ بَيْعَةٍ وَلا كَنِيسَةٍ، وَعَلَى أَنَّ عَلَيْهِمْ إِرْشَادَ الضَّالِّ وَبِنَاءَ الْقَنَاطِرِ عَلَى الأَنْهَارِ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَأَنْ يُضِيفُوا مَنْ مَرَّ بِهِمْ مِنَ الْمُسْلِمِينَ ثَلاثَةَ أَيَّامٍ، وَعَلَى أَنْ لَا يَشْتِمُوا مُسْلِمًا وَلا يَضْرِبُوهُ، وَلا يرفعوا ي نَادِي أَهْلِ الإِسْلامِ صَلِيبًا وَلا يُخْرِجُوا خِنْزِيرًا مِنْ مَنَازِلِهِمْ إِلَى أَفْنِيَةِ الْمُسْلِمِينَ، وَأَنْ يُوقِدُوا النِّيرَانَ لِلْغُزَاةِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ، وَلا يُدِلُّوا لِلْمُسْلِمِينَ عَلَى عَوْرَةٍ، وَلا يَضْرِبُوا نَوَاقِيسَهُمْ قَبْلَ أَذَانِ الْمُسْلِمِينَ وَلا فِي أَوْقَاتِ أَذَانِهِمْ وَلا يُخْرِجُوا الرَّايَاتِ فِي أَيَّامِ عِيدِهِمْ، وَلا يَلْبَسُوا السِّلاحَ1 يَوْمَ عِيدِهِمْ وَلا يَتَّخِذُوهُ فِي بُيُوتِهِمْ؛ فَإِنْ فَعَلُوا مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا عُوقِبُوا وَأُخِذَ مِنْهُمْ؛ فَكَانَ الصُّلْحُ عَلَى هَذَا الشَّرْطِ فَقَالُوا لأَبِي عُبَيْدَةَ: اجْعَل لنا يَوْم افِي السّنة نخرج فِيهِ صلباتنا بِلا رَايَاتٍ، وَهُوَ يَوْمُ عِيدِنَا الأَكْبَرِ؛ فَفُعِلَ ذَلِكَ لَهُمْ وَأَجَابَهُمْ إِلَيْهِ فَلَمْ يَجِدُوا بُدًّا مِنْ أَنْ يَفُوا لَهُمْ بِمَا شَرَطُوا ففتحت المدن على هَذَا.يرد الْمُسلمُونَ على أهل الذِّمَّة مَا أَخَذُوهُ إِذا لم يستطيعوا الدفاع عَنْهُم"[xxv]

امام ابو یوسف روایت کرتے ہیں کہ ان سے بعض اہلِ علم نے مکحول شامی کے حوالے سے بیان کیا کہ جب حضرت ابو عبیدہ بن الجراحؓ نے شام کو فتح کیا، تو وہاں کے غیر مسلم باشندوں (اہلِ ذمہ) سے ایک باقاعدہ معاہدہ کیا۔اس معاہدے کی رو سے درج ذیل شرائط طے پائیں ان کے پرانے گرجا گھر اور عبادت خانے باقی رہیں گے، مگر وہ نئے گرجے یا کلیسے تعمیر نہیں کریں گے۔انہیں یہ ذمہ داری دی گئی کہ اگر کوئی مسافر راستہ بھٹک جائے تو وہ اس کی رہنمائی کریں گے۔وہ اپنی مالی استطاعت سے دریاؤں پر پل بنائیں گے تاکہ آمدورفت آسان ہو۔اگر کوئی مسلمان ان کے علاقے سے گزرے تو وہ تین دن تک اس کی

ISSN: (2311-6552)
Published:
August 10, 2025

مہمان نوازی کریں گے۔وہ مسلمانوں کو برا بھلا نہیں کہیں گے اور نہ انہیں ماریں گے۔ان کے گرجاگھروں سے صلیبیں اسلامی آبادیوں میں بلند نہیں کی جائیں گی۔ان کے گھروں سے خنزیر کو مسلمانوں کی رہائشی جگہوں تک نہیں لایا جائے گا۔وہ جہاد پر جانے والے مسلمانوں کی مدد کے لیے آگ جلائیں گے تاکہ راستہ روشن رہے۔وہ مسلمانوں کی خفیہ معلومات کو دشمن کے سامنے ظاہر نہیں کریں گے۔وہ اذان سے پہلے یا اس کے وقت اپنے گرجوں کے گھنٹے نہیں بجائیں گے۔اپنے مذہبی تہواروں میں وہ جھنڈے یا پرچم نہیں لہرائیں گے،اور نہ ہی اسلحہ لے کر گھروں سے باہر نکلیں گے یا اپنے گھروں میں اسلحہ رکھیں گے۔ان تمام شرائط کی خلاف ورزی پر ان کے خلاف قانونی کارروائی کی جائے گی اور ان کی رعایتیں واپس لی جاسکتی ہیں۔بعدازاں،اہلِ ذمہ نے یہ درخواست کی کہ سال میں ایک دن،اپنے اہم ترین مذہبی تہوار پر انہیں یہ اجازت دی جائے کہ وہ صلیب اٹھا کر باہر نکل سکیں،لیکن جھنڈے یا ہتھیار کے بغیر حضرت ابوعبیدہؓ نے یہ درخواست منظور کرلی،اور تمام شہر اسی شرط پر فتح کیے گئے۔مزید یہ اصول بھی واضح کیا گیا کہ اگر مسلمان اہلِ ذمہ کی حفاظت نہ کرسکیں تو ان سے لیا گیا جزیہ واپس کرنا لازم ہوگا۔

حضرت ابوعبیدہؓ کا اہلِ ذمہ سے معاہدہ اسلامی شریعت کی رواداری،عدل،اور سماجی توازن پر مبنی پالیسیوں کا اعلیٰ نمونہ ہے۔اس معاہدے میں غیر مسلموں کو ان کے مذہب،عبادات اور گرجاگھروں کی موجودہ حیثیت کو تسلیم کرتے ہوئے مکمل تحفظ دیا گیا،بشرطیکہ وہ اسلامی ریاست کے امن اور تہذیبی نظم میں خلل نہ ڈالیں

حوالہ جات

[i]۔ القرآن،108:6

[ii]۔البلخی، نظام الدین،الفتاویٰ الہندیہ،(بیروت:دارالفکر)،267/2

[iii]۔ النووی،یحییٰ بن شرف،المجموع شرح المہذب،(بیروت،دارالفکر)،170/2

[iv]۔ ابن تیمیہ،احمد بن عبدالحلیم، مجموع الفتاویٰ،(سعودیہ: مجمع مل فہد للطباعہ)،425/8

[v]۔الدردیر،احمد،الشرح الکبیر،بیروت،دارالفکر،حاشیہ،محمد بن احمد الدسوقی،،ج،4،ص،301

[vi]۔ ابن قیم،محمد بن ابی بکر،احکام اہل الذمہ،(بیروت،دارابن حزم،2005)،فصل فی ذکر الشروط العمریہ،444/2

[vii]۔ **Government of Pakistan.** *Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860)*, Section 295-B. Islamabad: National Assembly of Pakistan, 1986

[viii]۔ابو یوسف،یعقوب بن ابراہیم، کتاب الخراج،(قاہرہ: مکتبۃ الازہریہ للتراث)،فصل فی حکم المرتد عن السلام،ص:199

[ix]۔ قاضی،عیاض بن موسی،الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ ﷺ،(عمان:دارالفیحاء)،473/2

Maarif-e Auliya
Research Journal
Vol-3 Issue-3 (July-September 2025)

ISSN: (2311-6552)

Published:
August 10, 2025

[x] ۔ قاضی، عیاض بن موسی، الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ، 475/2

[xi] ۔ ابن تیمیہ، احمد بن حلیم، الصارم المسلول علی شاتم الرسول، (سعودیہ: الحرث الوطنی السعودیہ)، 3/1

[xii] Pakistan. Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860) ,Section 295-C, as amended by Criminal Law (Amendment) Act III of 1986, Islamabad: Government of Pakistan

[xiii]-ابن تیمیہ، الصارم المسلول علی شاتم الرسول، ج1، ص، 3

[xiv] ۔ ابن عابدین شامی، محمد امین بن عمر، تنبیہ الولاۃ والحکام علی احکام شاتم خیر الانام، (مردان: مرکز بحوث الاسلامیہ) ص:198

[xv] ۔ قاضی، الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ، 651/2

[xvi] ۔ قاضی، الشفاء بتعریف حقوق المصطفی ﷺ، 652-653/2

[xvii] ۔ابن تیمیہ، الصارم المسلول علی شاتم الرسول، 567/1

[xviii]۔ابن تیمیہ، الصارم المسلول علی شاتم الرسول، 569/1

[xix] ۔ النووی، المجموع شرح المہذب، 50/1

[xx] Pakistan, The Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860),298-A, inserted by Criminal Law (Amendment) Ordinance, 1980 (Ordinance No. XLIV of 1980), Government of Pakistan

[xxi] ۔ ابن عابدین شامی، محمد امین بن عمر، الدر المختار علی رد المحتار، (بیروت: دار الفکر) 222/4

[xxii]۔ایضا، 222/4

[xxiii]Government of Pakistan, *Pakistan Penal Code (Act XLV of 1860)*, Section 295A, updated edition (Islamabad: National Assembly of Pakistan, 2023)

[xxiv]۔ابو یوسف، ، کتاب الخراج، فصل فی الکنائس والبیع والصلبان، ص:152

[xxv] ۔ابو یوسف، ، کتاب الخراج، فصل فی الکنائس والبیع والصلبان، ص:152-153